سلسلۂ رسائل سیرت

۵

جانوروں پر رحم اور اُسوۂ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ڈاکٹر سید اسرار الحق سبیلی

ناشر

المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد (تلنگانہ اسٹیٹ)

پیش لفظ

قرآن مجید نے اپنے لانے والے کی جو تصویر پیش کی ہے، وہ یہ ہے کہ آپ ﷺ تمام عالم کے لئے رحمت ہیں، نہ آپ کی رحمت مسلمانوں کے ساتھ مخصوص ہے، نہ عربوں کے ساتھ، نہ کسی خاص رنگ ونسل کے لوگوں کے ساتھ؛ یہاں تک کہ آپ کی رحمت وشفقت بنی نوع انسان تک بھی محدود نہیں ہے؛ بلکہ آپ ﷺ نے دوسری مخلوقات کے ساتھ بھی رحم وکرم کی تعلیم دی ہے؛ مگر افسوس کہ غیر مسلم بھائی سیرت محمدی کے اس پہلو سے واقف نہیں ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ صرف مسلمانوں کے پیغمبر اور محسن ہیں، مغربی مصنفین اگر بہت مہربان ہوں تو زیادہ سے زیادہ آپ ﷺ کو عربوں کا نبی قرار دیتے ہیں۔

اسی پس منظر میں سہ روزہ بین الاقوامی سیرت نبوی سیمینار — جو ۱۲-۱۴/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ مطابق: ۲۱-۲۳/ فروری ۲۰۱۶ء کو المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد میں منعقد ہو رہا ہے — کی مناسبت سے ۱۶/ رسائل کی ترتیب کا منصوبہ بنایا گیا؛ جس میں رسول اللہ ﷺ کی ہمہ گیر رحمۃ للعالمینی کو پیش کیا جائے اور برادرانِ وطن کے درمیان آپ ﷺ کا صحیح تعارف کرایا جائے، کوشش کی گئی ہے کہ یہ رسائل مختصر ہوں، زبان آسان ہو اور ہر بات معتبر حوالہ سے کہی جائے، انشاءاللہ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ تک کوشش کی جائے گی کہ انگریزی اور ہندوستان کی تمام علاقائی زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو جائے اور اسے بڑی تعداد میں برادرانِ وطن تک پہنچایا جائے۔

اسی سلسلہ کا ایک حصہ یہ رسالہ ''جانوروں پر رحم اور اُسوۂ نبوی ﷺ'' ہے، جس کو جناب ڈاکٹر سید اسرار الحق سبیلی (لکچرر: گورنمنٹ جونیر کالج شاد نگر، تلنگانہ) نے مرتب کیا ہے — فجزاہ اللہ خیر الجزاء — دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اس کے مقصد کے اعتبار سے مفید بنائے اور رسول اللہ ﷺ کے تعارف کی جو ذمہ داری اس اُمت پر ہے، اس کا کوئی حصہ اس کوشش کے ذریعہ ادا ہو سکے، ربنا تقبل منا إنک أنت السمیع العلیم۔

۱۲/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۷ھ	**خالد سیف اللہ رحمانی**
۲۱/ فروری ۲۰۱۶ء	(خادم: المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رحم ایک عظیم جذبہ ہے، جو بلکتے، سسکتے، دبے کچلے، بے سہارا اور ستم رسیدہ افراد کے دکھ درد اور ظلم و ناانصافی پر تڑپنے اور انھیں دور کرنے کی طاقت رکھتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی ایک خاص صفت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوقات پر سایہ فگن فرمایا ہے، اللہ ارحم الراحمین نے اس رحمت کو اپنی مخلوقات پر عام و تام کرنے کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام کا مبارک سلسلہ جاری فرمایا اور سب سے آخر میں سرورِ کائنات، سیّد الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو تمام عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا :

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۔ (الانبیاء:١٠٧)

اور (اے محمد ﷺ!) ہم نے تم کو سارے جہان والوں کے لئے پیکر رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

جس طرح آپ ﷺ کی نبوت و رسالت قیامت تک آنے والے تمام افراد کے لئے ہے، اسی طرح آپ ﷺ کی رحمت و شفقت قیامت تک کی تمام مخلوقات کے لئے ہے؛ کیوں کہ رحمت کی ضرورت نہ صرف جن و انس کو؛ بلکہ تمام ذی روح مخلوق کو ہے۔

رحمت عالم ﷺ نے اپنے طرز عمل اور قول و فعل سے انسانوں کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات کے لئے بھی شفقت و رحم کا عمدہ نمونہ چھوڑا ہے اور انسانوں کے علاوہ حیوانات اور چرند و پرند کے لئے فطری ماحول اور محفوظ و پرامن جائے پناہ عطا کرنے اور ان کی غذائی ضرورت کا خیال رکھنے کی تلقین کی ہے، اس پر عمل کر کے ہم نہ صرف حیوانات کے تحفظ و بہبود کے منصوبے کو کامیاب بنا سکتے ہیں؛ بلکہ دنیا کے بدلتے ہوئے فطری ماحول، بگڑتے حالات، ماحولیاتی آلودگی اور ماحولیاتی عدمِ توازن کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔

جانور اور پرندہ کا دانہ کھانا صدقہ

رسول اکرم ﷺ نے ایک حدیث میں شجر کاری اور کاشت کاری کی فضیلت یہ بیان کی ہے کہ درخت اور کھیت سے انسان اور جانور کے پیٹ میں جو دانہ چلا جائے، وہ درخت اور کھیت لگانے والے کے لئے صدقہ ہوگا :

ما من مسلم يغرس غرسا أو يزرع زرعا فيأكل منه طير أو إنسان أو بهيمة إلا كان له به صدقة ۔ (۱)

جو مسلمان کوئی درخت یا کھیتی لگا تا ہے اور اس سے پرندے، انسان یا جانور کچھ کھا لیتے ہیں تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔

اس حدیث پر عمل کرنے سے نہ صرف ماحولیات کا تحفظ ہوگا؛ بلکہ غذائی ضروریات کی تکمیل ہوگی اور مخلوقات کی خدمت کا ثواب بھی حاصل ہوگا۔

جانوروں کے ساتھ بہتر سلوک

جس طرح آپ ﷺ نے انسانوں کے کمزور طبقات جیسے: غلام، بچے اور خواتین کے حقوق وتحفظ کے بارے میں اللہ سے ڈرنے کی تاکید کی ہے، اسی طرح آپ ﷺ نے بے زبان جانوروں کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرایا ہے؛ چنانچہ ارشاد فرمایا :

اتقوا الله في البهائم المعجمة ، فاركبوها صالحة ، وكلوها صالحة ۔ (۲)

بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، ان پر بھلے طریقہ سے سواری کرو اور بھلے طریقہ سے انھیں کھاؤ۔

آپ ﷺ نے جانوروں اور تمام مخلوقات کے ساتھ بہتر سلوک کرنے اور ان سے بہتر طور پر پیش آنے کی تاکید فرمائی ہے؛ چنانچہ آپ ﷺ نے بیان فرمایا :

إن الله كتب الإحسان على كل شئى فإذا قتلتم فأحسنوا القتلة ، وإذا ذبحتم فأحسنوا الذبح ، وليحد أحدكم شفرته ، وليرح ذبيحته ۔ (۳)

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے ساتھ بہتر سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، جب تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو، جب ذبح کرو تو اچھے طریقہ سے ذبح کرو، اپنی چھری تیز کر لو اور اپنے جانور کو آرام پہنچاؤ۔

---

(۱) بخاری: ۱/ ۳۱۲، کتاب المساقاۃ، باب فضل الزرع والغرس۔

(۲) ابوداؤد: ۱/ ۳۴۵، کتاب الجهاد، باب مايؤمر به من القيام على الدواب والبهائم۔

(۳) ابوداؤد: ۲/ ۳۸۹، باب فی النهی ان تصبر البهائم والرفق بالذبيحة۔

آپ ﷺ کے اس فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ جانوروں سے ہر موقع پر بہتر سلوک کرنا چاہئے، جانوروں کو ذبح کرنا اوران کے اجزاء کو استعمال میں لانا فطری ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دی ہے؛ لیکن ذبح کرنے کے لئے آپ ﷺ نے ایسا مہذب طریقہ بیان فرمایا ہے، جس سے جانور کو کم سے کم تکلیف ہو، اسی لئے آپ ﷺ نے اونٹوں میں نحر اور دوسرے جانوروں میں ذبح کے طریقہ کو پسند فرمایا ہے نحر میں اونٹ کے سینے کے پاس جمع شدہ رگوں کو کاٹ دیا جاتا ہے، جس سے اس کی جان بہت آسانی سے نکل جاتی ہے، بچپن میں ہم نے اپنے محلہ میں دیکھا کہ لاعلمی کی وجہ سے لوگوں نے اونٹ کو عام جانور کی طرح ذبح کردیا، جس سے اونٹ کی جان بڑی مشکل سے نکلی اور ذبح کرنے والوں کو بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو تڑپا تڑپا کر اور کند چھری سے ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے، نیز زندہ جانور کا گوشت کاٹ کر کھانے سے منع فرمایا ہے، زمانۂ جاہلیت میں لوگ زندہ اونٹ کی کوہان کاٹ کر کھاتے تھے، آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور کٹے ہوئے حصہ کو مردار گوشت کے زمرہ میں قرار دیا ہے :

ما أبين من البهيمة وهي حية فهي ميتة ۔ (۱)

زندہ جانور سے جو حصہ کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔

جانوروں کو لڑانے کی ممانعت

زمانۂ جاہلیت سے بہ طور تفریح جانوروں کو لڑانے کا رواج ہے، یورپ میں آج بھی ''بُل فائٹنگ'' کے نام سے بیلوں کی لڑائی کا اہتمام قومی جشن کے طور پر کیا جاتا ہے اور اس ہلاکت خیز لڑائی کو یورپی اقوام بڑے جوش وخروش سے دیکھتی ہیں اور جانوروں کی ہلاکت پر انھیں کوئی افسوس نہیں ہوتا، خود ہمارے معاشرہ میں مرغ بازی، تیتر بازی اور کبوتر بازی تفریح کے دل دادہ حضرات کا پسندیدہ ومحبوب مشغلہ اور منفعت بخش تجارت ہے۔

حالیہ رپورٹ کے مطابق ہر سال ہمارے ملک میں دیوالی کے موقع پر ایک لاکھ سے زائد جانوروں اور پرندوں کی ہلاکتیں واقع ہوتی ہیں، میڈیا رپورٹ کے مطابق سب سے ظالمانہ پہلو یہ

(۱) ترمذی، حدیث نمبر: ۱۴۸۰، باب ماقطع من الحی فهو میت۔

ہے کہ بعض نوجوان کتوں اور بلیوں کے جسم پر پٹاخے کی لڑیاں باندھ کر ان میں آگ لگا دیتے ہیں، جس کے باعث جانور جھلس کر اور زخموں کی تاب نہ لاکر ہلاک ہوجاتے ہیں۔(۱)

جانوروں کونشانہ بنانے والوں پر لعنت

اللہ کے رسول ﷺ نے محض تفریح اور شیطانی خواہشات کی تسکین کے لئے جانوروں یا پرندوں کو باندھ کر نشانہ بنانے سے منع فرمایا ہے اور ایسا کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے، جیسا کہ سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں :

كنت عند ابن عمر رضى الله عنه فمروا بفتية أو بنفر نصبوا دجاجة يرمونها ، فلما رأوا ابن عمر تفرقوا عنها ، وقال ابن عمر : من فعل هذا ؟ إن النبى صلى الله عليه وسلم لعن من فعل هذا ۔ (۲)

میں سیدنا ابن عمرؓ کے ساتھ تھا، ان کا گزر چند نوجوانوں کے پاس سے ہوا، جو ایک مرغی کو باندھ کر نشانہ بازی کر رہے تھے؛ انھوں نے جب سیدنا ابن عمرؓ کو دیکھا تو اِدھر اُدھر چلے گئے، سیدنا ابن ابن عمرؓ نے فرمایا: کس نے ایسا کیا ہے؟ نبی ﷺ نے ایسا کرنے والے پر لعنت کی ہے۔

دوسری روایت میں مزید وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے :

مر ابن عمر رضى الله عنهما بفتيان من قريش قد نصبوا طيرا وهم يرمونه ، وقد جعلوا لصاحب الطير كل خاطئة من نبلهم ، فلما رأوا ابن عمر تفرقوا ، فقال ابن عمر : من فعل هذا ؟ لعن الله من فعل هذا ، إن رسول الله صلى الله عليه وسلم لعن من اتخذ شيئاً فيه الروح غرضاً ۔ (۳)

---

(۱) روزنامہ منصف: ۴ر دسمبر ۲۰۱۵ء۔

(۲) بخاری، المثلة والمصبورة والمجثمة۔

(۳) مسلم: ۲ر ۱۵۳۔

سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمرؓ کا گزر قریش کے چند نوجوانوں کے پاس سے ہوا، وہ لوگ پرندہ کو باندھ کر اس پر تیراندازی کر رہے تھے، انھوں پرندہ کے مالک کے لئے ہر غلط نشانہ پر ایک تیر مقرر کیا تھا، جب انھوں نے سیدنا ابن عمرؓ کو دیکھا تو وہ لوگ منتشر ہوگئے، ابن عمرؓ نے کہا: کس نے ایسا کیا؟ جس نے ایسا کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے ایسے شخص پر لعنت کی ہے جو کسی ذی روح کو نشانہ بنائے۔

اس حدیث کے آخری جملہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی ذی روح پرندہ یا جانور وغیرہ کو ستانا اور تڑپانا جائز نہیں ہے۔

جانوروں کے چہرہ کو داغنے پر پابندی

جانوروں کو ایذا دینے کا ایک طریقہ ان کے چہروں کو داغنا اور چہروں پر مارنا ہے، رحمتِ عالم ﷺ نے اس سے منع فرمایا :

نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الضرب في الوجه وعن الوسم في الوجه ۔ (۱)

مسند احمد کی روایت میں ہے :

ينهى عن لطم خدود الدواب ۔ (۲)

آپ ﷺ نے جانوروں کے گالوں پر طمانچہ لگانے سے منع فرمایا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کا چہرہ داغنے سے بھی منع فرمایا ہے، جیسا کہ سیدنا حضرت جابرؓ کا بیان ہے :

عن جابر أن النبي صلى الله عليه وسلم مر عليه حمار قد وسم في وجهه فقال : لعن الله الذي وسمه ۔ (۳)

---

(۱) مسلم: ۲/۲۰۲، باب جاء النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه۔

(۲) مسند احمد حدیث نمبر: ۱۷۸۰۔

(۳) مسلم: ۲/۲۰۲، باب النهي عن ضرب الحيوان۔

سیدنا جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک گدھا گزرا، جس کا چہرہ داغا ہوا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس داغنے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔

جانوروں کا مثلہ

آپ ﷺ نے جانور کو مثلہ کرنے یعنی جانور کا کچھ عضو کاٹ کر اس کا چہرہ بگاڑ دینے سے بھی منع فرمایا ہے اور ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے؛(۱) چنانچہ نسائی کی حدیث میں ہے :

عن عبد الله بن جعفر رضی الله عنه قال : مر رسول الله صلی الله علیه وسلم علی أناس وهم یرمون کبشا بالنبل ، فکره ذلک وقال : لا تمثلوا بالبهائم ۔ (۲)

سیدنا عبداللہ بن جعفرؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر چند لوگوں کے پاس سے ہوا، وہ لوگ ایک مینڈھے پر تیر سے نشانہ لگا رہے تھے، آپ نے اسے ناپسند کیا اور فرمایا: جانوروں کو مثلہ نہ کرو۔

جانوروں کو بلاضرورت مشقت میں نہ ڈالا جائے

رسول اکرم ﷺ نے جانوروں کا خیال رکھنے، اس پر ضرورت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالنے کا حکم اور ان کا استحصال کرنے سے منع فرمایا ہے؛ چنانچہ ارشاد فرمایا :

لا تتخذوا ظهور دوابکم منابر ، فإن الله تعالیٰ إنما سخرها لکم لتبلغکم إلیٰ بلد لم تکونوا بالغیه إلا بشق الأنفس ، وجعل لکم الأرض ، فعلیها ، فاقضوا حاجاتکم ۔

تم اپنے چوپایوں کی پیٹھوں کو منبر نہ بنالو، اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لئے مسخر کیا ہے؛ تاکہ تم اپنے شہر کو پہنچ سکو، جہاں مشقت کے بغیر تم نہیں پہنچ سکتے

---

(۱) بخاری، حدیث نمبر:۸۲۹۔

(۲) سنن نسائی:۲/۲۰۹۔

تھے، اللہ نے تمہارے لئے زمین بنائی، اس پر اپنی ضرورتیں پوری کرو۔

ایک روایت میں ہے :

لا تتخذوھا کراسی ۔ (۱)

چوپایوں کو کرسیاں نہ بناؤ۔

فطرت کے مطابق کام لیا جائے

ان احادیث سے یہ معلوم ہوتا کہ کہ بلاضرورت جانوروں کو مشقت دینا جائز نہیں ہے، جو کام جانور سے متعلق نہیں ہے اور جس کام میں جانور کی مدد کی ضرورت نہیں ہے، ایسے کام میں جانور کی مدد لینا مناسب نہیں ہے، نیز ایسے کام جو جانور کی صلاحیت اور مزاج سے ہم آہنگ نہیں ہیں، ان سے ایسے کام لینا مناسب نہیں ہے، جیسے : گھوڑے سے ہل جتوانا اور بکرے یا گائے سے سواری یا بار برداری کا کام لینا؛ چنانچہ صحیح بخاری میں آپ ﷺ سے ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے :

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال : بينما رجل راكب على بقرة التفتت إليه ، فقالت : لم أخلق لهذا ، خلقت للحراثة ۔ (۲)

سیدنا ابوہریرہؓ نبی ﷺ کا بیان نقل فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک آدمی گائے پر سوار تھا، گائے نے اس کی طرف رخ کر کے کہا : میں اس لئے پیدا نہیں کی گئی، مجھے کھیتی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

جانور پر زیادہ افراد سوار نہ ہوں

آج دو پہیوں والی گاڑیوں میں دو سے زائد افراد کا بیٹھنا قانونی اعتبار سے ممنوع ہے، اس سے گاڑی اور سوار دونوں کو نقصان پہنچ سکتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے از راہ شفقت ایک جانور پر تین آدمیوں کے سوار ہونے سے منع فرمایا ہے :

نهى أن يركب ثلاثة على دابة ۔ (۳)

---

(۱) مسند احمد حدیث نمبر : ۱۵۲۳۹۔

(۲) بخاری : ۱/ ۳۱۲، ابواب الحرث والمزارعة، باب استعمال البقر للحراثة۔

(۳) المعجم الاوسط، حدیث نمبر : ۷۵۱۲۔

جانور کو بھوکا رکھنا

ایک مرتبہ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری صحابیؓ کے باغ میں گئے، اس میں ایک اونٹ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر وہ اونٹ سسکنے لگا، اس کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس اونٹ کے پاس گئے، اس کی کوہان اور گردن سہلائی، تو اونٹ نے سسکنا بند کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ ایک نوجوان انصاریؓ نے آکر عرض کیا: یہ میرا اونٹ ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس جانور کے بارے میں اللہ سے ڈرتے نہیں ہو، جس نے تم کو اس کا مالک بنایا ہے؟ یہ اونٹ مجھ سے شکایت کر رہا ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور اس کو مسلسل خوب تیز ہانکتے ہو۔(۱)

دورانِ سفر چارہ کا خیال رکھنا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے کہ دوران سفر ہریالی کی جگہ میں جانور کو چرنے کا موقع دیا جائے اور خشک سالی کی جگہ سے جانور کو تیز بھگایا جائے؛ تاکہ منزل جلد پہنچ کر جانور کو چارہ اور پانی حاصل ہو سکے؛ چنانچہ ارشاد ہے :

إذا سافرتم فی الخصب فأعطوا الإبل حظها من الأرض ، فإذا سافرتم فی السنة فبادروا بها نقيها ، وإذا عرستم بالليل فاجتنبوا الطريق ، فإنها طرق الدواب ومأوى الهوام بالليل ۔ (۲)

جب تم ہریالی کی جگہ میں سفر کرو، تو اونٹ کو زمین میں چرنے کا حق دو اور جب خشک سالی میں سفر کرو تو تیز تیز سواری بھگاؤ اور اس کو جلد پانی کی جگہ پہنچاؤ، جب تم رات میں کہیں قیام کرو، تو راستہ سے ہٹ کر ٹھہرو؛ کیوں کہ یہ رات میں جانورروں کی گزرگاہ اور حشرات الاض کا ٹھکانہ ہے۔

---

(۱) ابوداؤد: ۱/ ۳۴۵، مسند احمد: ۲۰۴۔

(۲) مسلم: ۲/ ۱۴۴، کتاب الامارۃ، باب مراعاۃ الدواب فی السیر، حدیث نمبر: ۱۹۲۶۔

حشرات الارض کی رعایت

اس حدیث میں آپ ﷺ نے جانوروں کے ساتھ حشرات الارض کا بھی خیال کرنے کی تاکید فرمائی ہے کہ دن میں جن راستوں سے چل کر انسان اپنی ضروریات کی تکمیل کرتا ہے، رات میں جانور اور حشرات الارض ان ہی راستوں سے چل کر اپنی روزی تلاش کرتے ہیں؛ چنانچہ رات میں بڑے راستہ میں نماز پڑھنے سے بھی آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے :

لا تصلوا على جواد الطريق ولا تنزلوها ، فإنها مأوى الحيات والسباع ۔ (۱)

بڑے راستہ میں نماز نہ پڑھو اور نہ وہاں قیام کرو؛ کیوں کہ وہ سانپوں اور درندہ جانوروں کا ٹھکانہ ہے۔

آپ ﷺ نے رات کے وقت زمین میں زیادہ پھرنے سے بھی منع فرمایا ہے؛ تاکہ جانوروں کو وحشت نہ ہو :

أقلوا الخروج بعد هدأة الرجل ، فإن لله تعالىٰ دواب بيتهن في الأرض ۔ (۲)

رات میں چہل پہل ختم ہونے کے بعد کم نکلا کرو؛ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی کچھ مخلوق ہیں جن کا گھر زمین میں ہے۔

پرندوں پر رحم اور چیونٹیوں کو جلانے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے پرندوں کے بچے پکڑ کر بچے اور ان کی ماں کو ستانے سے منع فرمایا ہے، جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ کا بیان ہے :

كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر ، فانطلق لحاجته ، فرأينا حمرة معها فرخان ، فأخذنا فرخيها ، فجاءت الحمرة فجعلت تعرش فجاء النبي صلى الله عليه وسلم

---

(۱) مجمع الزوائد: ۳/۲۱۳۔

(۲) ابوداؤد: ۲/۶۹۶، کتاب الادب، باب في الديك والحيوان۔

فقال : من فجع هذه بولدها ؟ ردوا ولدها إليها ، ورأى قرية نمل قدحرقنا ، فقال : من حرق هذه ؟ قلنا : نحن قال : إنه لا ينبغي أن يعذب بالنار إلا رب النار ۔ (۱)

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، آپ کسی ضرورت سے گئے ہوئے تھے، ہم نے ایک سرخ پرندہ دیکھا، جس کے دو چوزے تھے، ہم نے دونوں چوزوں کو پکڑلیا، تو اس کی ماں پر مارنے لگی، آپ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: کس نے اس پرندہ کو اس کے بچے چھین کر ستایا ہے؟ اس کو اسکے بچے لوٹادو، آپ ﷺ نے چیونٹیوں کا ایک غول دیکھا جس کو ہم نے جلادیا تھا، آپ ﷺ نے پوچھا: کس نے ان کو جلایا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: ہم نے جلایا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: آگ کے مالک کے سوا کسی دوسرے کو آگ کا عذاب دینا مناسب ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی جانور کو آگ سے جلانا ناجائز ہے اور محض تفریح کے لئے پرندوں اور جانوروں کو قید کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

جانوروں کو برا بھلا نہ کہا جائے

آپ ﷺ نے مرغ کو گالی دینے سے بھی منع فرمایا ہے؛ کیوں کہ وہ صبح میں سونے والوں کو نماز کے لئے جگاتا ہے :

لا تسبوا الديک فإنه يوقظ للصلاة ۔ (۲)

مرغ کو گالی نہ دو؛ کیوں کہ وہ نماز کے لئے بیدار کرتا ہے۔

آپ ﷺ نے جانور پر لعنت کرنے کو ناپسند فرمایا ہے؛ چنانچہ صحیح مسلم میں سیدنا عمران بن حصین اور ابو برزہ اسلمیؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں انصار کی ایک خاتون

---

(۱) ابوداؤد: ۲/۱۴۷، کتاب الادب، باب فی قتل الذر۔

(۲) ابوداؤد: ۲/۶۹۲، کتاب الادب، فی الدیک والبهائم، حدیث نمبر: ۵۱۰۵۔

بھی تھیں، وہ اونٹنی پر سوار تھیں، ان کی اونٹنی پر کچھ لوگوں کا سامان تھا، خاتون نے کسی بات پر غصہ میں آکر اونٹنی پر لعنت کی، آپ ﷺ نے اس اونٹنی پر سے سامان ہٹا لینے کا حکم فرمایا۔(۱)

جنسی ہوس پوری کرنے والے پر لعنت

رسول اللہ ﷺ نے جانور سے جنسی ہوس کی تکمیل کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے، (۲) اور ایسے سیاہ کار کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے۔(۳)

ایک عام آدمی اس طرح کی خسیس حرکت کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا؛ لیکن حال ہی میں یورپ کے ملک سوئٹزر لینڈ کے بارے میں انتہائی شرم ناک خبر آئی ہے کہ وہاں جانوروں اور بالخصوص گھوڑوں کے ساتھ جنسی اختلاط کے بارے میں ہوش ربا اضافہ ہوتا جا رہا ہے، رپورٹ کے مطابق سوئزرلینڈ میں اس وقت جانوروں سے جنسی ہوس پوری کرنے والے عادی افراد کی تعداد دس ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔(۴)

پیاسے جانور کو پانی پلانا

آنحضرت ﷺ کا جانوروں سے حسنِ سلوک کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ جانوروں کی پیاس کا خیال رکھتے اور دورانِ وضو بلّی کو اپنے برتن سے پانی پلاتے، پھر اسی بچے ہوئے پانی سے وضو فرما لیتے، جیسا کہ سیدہ عائشہؓ کا بیان ہے :

عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصغي الإناء للهر ويتوضأ بفضله ۔ (۵)

سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بلی کے لئے برتن جھکا دیتے اور اس کے بچے ہوئے پانی سے وضو فرما لیتے۔

آپ ﷺ نے گھر میں آنے جانے والے پرندے اور جانور کے جھوٹے پانی کو ناپاک قرار نہیں دیا ہے؛ تاکہ گھر والوں کو تنگی نہ ہو؛ چنانچہ ارشاد ہے :

---

(۱) مسلم: ۲/ ۳۲۳۔

(۲) مستدرک حاکم: ۴/ ۳۵۶، مجمع الزوائد: ۷/ ۲۷۲۔

(۳) ترمذی: ۱/ ۲۶۹، کتاب الحدود، باب ماجاء فیمن یقع علی البھیمۃ۔

(۴) روزنامہ منصف، حیدرآباد: ۶/ دسمبر ۲۰۱۵ء۔

(۵) شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱/ ۱۱، کتاب الطھارۃ، باب سور الھر۔

الهرة ليست بنجسة ، إنما هي من الطوافين عليكم والطوافات ۔ (۱)

بلّی کا جھوٹا ناپاک نہیں ہے ؛ کیوں کہ وہ تمہارے اطراف چکر لگانے والے اور چکر لگانے والیوں میں سے ہے۔

آپ ﷺ نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا ذکر فرمایا کہ وہ بلی کی وجہ سے جہنم کے عذاب کی مستحق ہوگئی، اس نے بلی کو باندھ دیا تھا، وہ بلی کو نہ کچھ کھلاتی پلاتی تھی اور نہ زمین سے غذا حاصل کرنے کے لئے چھوڑتی تھی، یہاں تک کہ بلی بھوک سے مرگئی۔ (۲)

جانور پر رحم کرنے سے بخشش

اس کے برخلاف آپ ﷺ نے ایک عورت کا ذکر فرمایا کہ کنویں کے قریب ایک کتا چکر لگا رہا تھا، پیاس سے اس کی جان نکلنے والی تھی کہ بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت کی نظر اس پر پڑی، اس نے اپنا موزہ نکالا اور کتے کو پانی پلا دیا، اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی وجہ سے اس عورت کی مغفرت فرمادی۔ (۳)

صحیح بخاری میں یہ واقعہ دوسری جگہ تفصیل سے اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ ایک آدمی کہیں جارہا تھا، اس کو شدید پیاس لگی، اس نے کنویں میں اتر کر پانی پی لیا اور کنویں سے باہر نکل آیا، باہر ایک کتا پیاس کے مارے اپنی زبان نکالے گیلی مٹی کھا رہا تھا، اس شخص نے دل میں سوچا: اس کتے کو بھی میری طرح پیاس لگ رہی ہوگی، اس نے اپنے چمڑے کے موزے میں پانی بھرا، اس کو منہ سے دبائے رہا اور اوپر آگیا، پھر اس نے کتے کو پانی پلا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا، اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی مغفرت فرمادی۔

صحابۂ کرامؓ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ کیا جانوروں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بھی ہمیں ثواب ہوگا ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہر تازہ جگر والے یعنی ہر زندہ ذی روح کے ساتھ حسنِ سلوک میں ثواب ہے۔ (۴)

---

(۱) شرح معانی الآثار للطحاوی: ۱۱/۱، کتاب الطهارة، باب سور الهر۔

(۲) بخاری: ۴۹۵/۱، کتاب الانبیاء، باب ما ذکر عن بنی اسرائیل۔

(۳) بخاری: ۴۹۳/۱، کتاب الانبیاء۔

(۴) صحیح بخاری: ۳۱۸/۱، کتاب المساقاۃ، باب فضل سقی الماء۔

حدیث کے آخری جملہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ثواب کی نیت سے اگر ہم انسانوں کے علاوہ جانوروں کے ساتھ بھی بھلائی کریں، جانوروں کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کریں، تو یہ بھی ہمارے لئے اجر وثواب کا باعث، ذخیرۂ آخرت اور جنت میں جانے کا ذریعہ ہوگا۔

غرض جانوروں، پرندوں اور حشرات الارض کے تئیں پیارے نبی ﷺ کا اُسوہ اور آپ ﷺ کے ارشادات وفرمودات ہم سے تقاضا کرتے ہیں کہ ہمارا دل اللہ کی تمام مخلوقات کے تئیں رحم وکرم کے جذبہ سے معمور ہو، اللہ کی کسی بھی مخلوق کے ساتھ ظلم وستم اور تکلیف پر ہمارا دل تڑپ اُٹھے، اور ہم اسے راحت پہنچانے کی کوشش کریں، تب ہی ہم صحیح معنوں میں رحمت للعالمین ﷺ کی اُمت کہے جانے کے مستحق ہیں۔

● ● ●